سنسکرت کے
اپنے استاذ
پروفیسر بلرام
شکلا، دہلی
کے ایک فارسی
قصیدہ جو انہوں
نے تہران میں
آیت اللہ خامنہ
ای کے سامنے
پڑھا تھا، کے
جواب میں

از: شیخ جلال الدین جلالؔ قاسمی حفظہ اللہ

بغم کسے کہ صدائے زند بنام علی
کشد علی را بلا ریب از مقام علی
ز قید شرک رہا باش گر جناں خواہی
تمام عمر ہمیں بود بس پیام علی
امام یکے است کہ قرآں بر و دلیل بود
امام ما است محمد و ہم امام علی
میان عابد و معبود فرق ظاہر است
فتادہ است بدست خدا زمام علی
جز اتباع نبی باطل است حب علی
ایں مستفاد شدہ است از کلام علی
علی را فخر صحابیت نبی کافی است
ایں بر زمین دلیل است بر دوام علی
بلا نبی علی گشتے نہ زینہار علی
دل جلالؔ بدے دور از خیام علی

ترجمہ

مصیبت کے وقت اگر کوئی علی کا نام پکارتا ہے
تو بلا شبہ وہ علی کو مقام بلند سے گرا دیتا ہے
اگر جنت چاہتے ہو تو شرک کی بیڑیوں سے آزاد ہو جاؤ
حضرت علی کا زندگی بھر یہی پیغام رہا
امام ایک ہے جس پر قرآن دلیل ہو
ہمارے امام محمد ہیں اور علی کے امام بھی وہی ہیں
عابد و معبود کے درمیان فرق ظاہر ہے
علی کی لگام اللہ کے ہاتھ میں ہے
علی کے لئے باعثِ فخر اُن کا صحابی ہونا کافی ہے
یہ روئے زمین پر علی کے دوام کی دلیل ہے
نبی کی اتباع کے بغیر حب ِعلی بیکار ہے
یہ علی کے کلام سے مستفاد ہے
نبی کے بغیر علی کبھی علی نہ ہوتے
اس صورت میں جلالؔ کا دل علی کے خیموں سے دور ہوتا

قصیده از پروفیسر بلرام شکلا

به من رساند نسیم سحر، سلام علی
برهمنم که شدم چون عجم، غلام علی

من ضعیف چگونه به شعر پردازم
کنار معجزه کامل کلام علی

چو کودکی که محبت ز مادر آموزد
خوشم که نکته می آموزم از مرام علی

ز بندهای جهان آن زمان رها گشتم
که اوفتادم چون مرغ کی به دام علی

مساز بطن خودت را چو گور جانداران
مرا غلام کند این صدا ز کام علی

علی علی و علی عالی و علی اعلا
پر است هفت ممالک ز عطر نام علی

سلام ما به علی آن وصی پیغمبر
سلام ما و رسولان به احترام علی

چون نزد حضرت حق سجده کرده است و قیام
بود قیام، همه سجده و قیام علی

علی امیر خرابات عشق و توحید است
تمام خلق به مستی کشند جام علی

خدا کند کند که بخوانم چو مردم آزاد
علی امام من است و منم غلام علی